



سوال

(457) کتا پانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے گھر میں ایک کتیا ہے جو ہم سے بہت مانوس ہو چکی ہے، ہم اسے جان سے مارنا بھی نہیں چاہتے، کیا اسے رکھنے میں کوئی شرعی قباحت ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کتا ایک نجیث اور نجس جانور ہے، اس کی نجاست تمام جانوروں سے بڑھ کر ہے کیونکہ اس کی وجہ سے نجاست آلود برتن پاک کرنے کے لئے اسے سات مرتبہ دھونا پڑتا ہے، ان میں ایک بار اسے مٹی سے دھویا جاتا ہے۔ اس لئے ایک مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ اس فضول شوق میں اپنا وقت اور پیسہ برباد کرے۔ البتہ کتے کو تین مقاصد کے لئے رکھنے کی اجازت ہے جو حسب ذیل ہے: 1 شکار کرنے کے لئے 2 مال مویشی کی حفاظت کے لئے 3 کھیتی کی نگرانی کے لئے۔

ان تین مقاصد کے علاوہ کتا پانا حرام ہے، اگر کوئی مسلمان ان مقاصد کے علاوہ کتا گھر میں رکھتا ہے تو اس کے اجر سے روزانہ دو قیراط کی کسی ہوتی رہتی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ”جس گھرانے نے جانوروں کی حفاظت اور شکاری کتے کے علاوہ کتا پالا تو ان کے اجر سے ہر روز دو قیراط ثواب کم ہو جاتا ہے۔“ [1]

اجر میں کسی کا مطلب اس شخص کا گنہگار ہونا ہے، اس بناء پر ہمارا رجحان یہ ہے کہ بلا مقصد گھر میں کتا رکھنا، یہ کفار کی تقلید ہے ایک مسلمان کے شایان شان نہیں۔

سوال میں ہے کہ کتیا گھر سے مانوس ہو چکی ہے اس لئے وہ گھر چھوڑنے پر آمادہ نہیں۔ ہم انہیں مشورہ دیں گے کہ اہل خانہ اسے گھر سے نکال دیں اور اپنے گھر میں نہ رہنے دیں وہ گھر سے باہر رہنے کی وجہ سے خود بخود ایسی جگہ کا رخ کرے گی جہاں اسے کھانے پینے کے لئے کچھ ملے گا جیسا کہ دوسرے کتوں کو ملتا ہے۔ بہر حال اس کا گھر سے مانوس ہونا اسے گھر میں رکھنے کا کوئی معقول بہانہ نہیں۔ اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے جس گھر میں کتا موجود ہوتا ہے۔ [2] (واللہ اعلم)

[1] بخاری، اللباس : ۵۹۳۹۔

[2] صحیح البخاری، الذبائح : ۵۳۴۹۔



فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4 - صفحہ نمبر: 404

محدث فتویٰ